السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبروں پر مسجدیں بنانے کی ممانعت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں پر مسجدیں بنانے کی ممانعت

بِسۡمِ اللّٰہ 'والحمدللہ 'والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ_ امابعد:

رابطۃ العلوم السلامیہ کے ''مجلہ '' شمارہ نمبرتین اورباب ''ماہ رواں میں مسلمانوں کی خبریں '' کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ مملکت اردنیہ ہاشمیہ میں رابطۃالعلوم السلامیہ اس غار پر مسجد تعمیر کرنا چاہتا ہے ،جس کا حال ہی میں '' رجیب '' نامی بستی میں انکشاف ہوا ہے اورجس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ انہی اصحاب کہف کا غار ہے ،جن کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے کہ وہ اس میں سوئے رہے تھے ۔

اللہ اوراس کے بندوں کی ہمدردی وخیر خواہی چونکہ واجب ہے ،اس لیئے میں نے مناسب سمجھا کہ مملکت اردنیہ ہاشمیہ میں رابطۃ العلوم السلامیہ کے اسی مجلہ میں یہ مقالہ شائع کراوں جس میں مذکورہ بالاخبر شائع ہوئی ہے ۔میں رابطہ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مذکورہ غار پراس نے مسجد تعمیر کرنے کا جوارادہ کیا ہے تووہ اپنے اس ارادہ کو فوراختم کردے ،کیونکہ ہماری اسلامی شریعت نے جوایک کامل ترین شریعت ہے ،انبیاء کرام اورصالحین کی قبروں اورآثار پر مسجدیں تعمیر کرنے سے نہ صرف مکمل طورپر منع کیا ہے بلکہ ایسا کرنے والوں پر لعنت بھی کی ہے کیونکہ یہ شرک اورانبیاء وصالحین کے بارے میں غلو کا ذریعہ ہے ،شریعت نے جوکچھ کہا حالات وواقعات اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں اوریہ تصدیق بھی اس بات کی دلیل ہے کہ شریعت اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اوریہ تصدیق اس بات کی بھی برہان ساطع اور حجت قاطع ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کے پاس سے جو دین لائے اورجسے آپؐ نے امت تک پہنچایا ،وہ ایک سچادین ہے ۔آج جو شخص بھی عالم اسلام کے حالات کا جائزہ لے گا تواسے معلوم ہوگا کہ قبروں پر مسجدیں ،ان کی تعظیم ،ان کی آرائش وزیبائش اوران کی مجاوری شرک کا ایک بہت بڑاذریعہ ہے ،لہذا یہ اسلامی شریعت کی ایک خوبی ہے کہ اس نے اس کے وسیلہ شرک ہونے کی وجہ سے اس سے منع کیا ہے ،چنانچہ امام بخاری ومسلم رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالی یہودونصاری پر لعنت کرے کہ انہوں نےاپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا ۔ ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس ارشاد کے ذریعے درحقیقت آپ ﷺ اپنی امت کواس سے بچنے کی تلقین فرمارہے '' تھے اوراگر یہ بات نہ ہوتی توخود آپؐ کی قبر شریف کو نمایاں کیا جاتا لیکن آپؐ خائف تھے کہ اسے بھی مسجد نہ بنالیا جائے ۔ صحیحین ہی میں ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گرجے کا ذکر کیاجسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اوراس میں بنی ہوئی تصویریں بھی دیکھی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے تھے اوراس میں پھر تصویریں بھی بناتے ۔اللہ تعالی کے ہاں یہ لوگ ساری مخلوق سے بدترین ہیں ۔ ''صیح مسلم میں حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پانچ دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ '' میں اللہ تعالی کی جناب (بارگاہ) میں اس بات سے اظہار برات کرتا ہوں کہ تم میں سے میرا کوئی خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالی نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کواس نے اپنا خلیل بنالیا تھا ۔اگرمیں نے امت میں سے کسی کو اپنا خلیل (بے حد گہرا دوست) بنانا ہوتا توابوبکر کو اپنا خلیل بناتا ۔لوگو!آگاہ رہو کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اورولیوں کی قبروں پر مسجدیں بنالیتے تھے لہذا تم ایسا نہ کرنا ،قبروں پر مسجدیں نہ بنانا ،میں تم کواس سے منع کرتا ہوں ۔'

اس باب میں اوربھی بہت سی احادیث ہیں ،جن کے پیش نظر علماء اسلام اورمذاہب اربعہ کے تمام ائمہ کرام نے قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع کیا ہے ،اس سے بچنے کی تلقین کی ہے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل ہوجائے ،امت کی خیر خواہی ہوجائے اورانہیں ان امورمیں واقع ہونے سے بچایا جاسکے جن میں پہلے غالی یہودی اورعیسائی بتلاہوئے اوراب ان جیسے ،اس امت کے گمراہ لوگ بھی اس میں بتلا ہورہے ہیں ۔اردن کے رابطہ علوم اسلامیہ پر بھی یہ واجب ہے اوردیگر تمام مسلمانوں پر بھی کہ وہ سنت نبوی پر عمل کریں ،ائمہ کرام کے منہج کو اختیار کریں ،جس سے اللہ اوراس کے رسول نے بچنے کی تلقین فرمائی ہے ،اس سے اجتناب کریں ،اس میں بندگان الٰہی کی دنیا وآخرت کی بہتری ،سعادت اورنجات ہے ۔

کچھ لوگ اس سلسلہ میں اصحاب کہف کے واقعہ کے ضمن میں مذکور حسب ذیل ارشاد باری تعالی سے استدلال کرتے ہیں کہ:

قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا (الکھف ۱۸/۲۱)

''جو لوگ ان کے معاملے میں غلبہ رکھتے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر مسجد بنائیں گے ۔''

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تواللہ تعالی نے اس زمانے کے سرداروں اوران لوگوں کا ایک قول نقل کیا ہے جنہیں اس ماحول میں غلبہ حاصل تھا ۔اللہ تعالی نے اس قول کی تائید نہیں فرمائی اورنہ اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے

بلکہ اسے تو مذمت، عیب اور اس طرز عمل سے نفرت دلانے کے طور پر ذکر کیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے جن پر یہ آیت نازل ہوئی اور جو اس کی تفسیر کو سب لوگوں سے زیادہ بہتر جانتے ہیں، اپنی امت کو قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا ہے، اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے، ایسا کرنے والوں کی نہ صرف مذمت کی بلکہ ان پر لعنت بھی فرمائی ہے، اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس مسئلہ میں اس قدر شدت سے منع نہ فرماتے حتی کہ ایسا کرنے والوں پر آپؐ نے لعنت بھی فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں ساری مخلوق سے بدترین شمار ہوں گے۔ امید ہے کہ ایک طالب حق کے لئے یہ بیان کافی وشافی ہوگا۔

اگر یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ ہم سے پہلے لوگوں کے لئے قبروں پر مسجدیں بنانا جائز تھا تو ہمارے لئے اس مسئلہ میں ان کے نقش قدم پر چلنا جائز نہ ہوگا کیونکہ ہماری شریعت سابقہ شریعتوں کی ناسخ ہے، ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام خاتم الرسل ہیں، آپؐ کی شریعت کامل اور ہمہ گیر ہے۔ آپؐ نے ہمیں قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا ہے لہذا ہمارے لئے آپؐ کی مخالفت کرنا جائز نہیں بلکہ ہم پر یہ واجب ہے کہ آپؐ کی پیروی کریں، آپؐ نے جس دین وشریعت کو پیش فرمایا ہے، اسے مضبوطی سے تھام لیں اور قدیم شریعتوں کا جو حصہ اس کے مخالف ہے، اسے ترک کردیں اور وہ عادات واطوار جن کو کچھ لوگ مستحسن سمجھتے ہیں مگر وہ ہمارے دین کے خلاف ہیں تو انہیں چھوڑ دیں کیونکہ اللہ تعالی کی شریعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز مکمل نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے بڑھ کر اور کوئی سیرت حسین نہیں ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین میں ثابت قدمی عطا فرمائے اور تادم زیست تمام ظاہری وباطنی اقوال واعمال اور دیگر تمام امور ومعاملات میں اپنے رسول

حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق سے نوازے۔

انہ سمیع قریب ' وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ محمد وعلی آلہ وصحبہ ' ومن اہتدي بہداہ الی یوم الدین

[فتاوی مکیہ]